الایمان بین الخوف والرجا

یعنی القرآن

ع

(مولانا امجد حیدرآبادی)

جلوہ ترا ظاہر بھی ہے، مستور بھی ہے — بندے سے قریب بھی ہے تو، دور بھی ہے

مشکل ہے ترا کلام، آسان بھی ہے — دنیا داری کے ساتھ ایمان بھی ہے

قانونِ تمدن بھی ہے، عرفان بھی ہے — اس بحر میں گوہر بھی ہے، مرجان بھی ہے

اک رشتے میں جلد بھی ہے، قرآن بھی ہے — اک شخص میں جیسے تن بھی ہے، جان بھی ہے

ترغیب کے ساتھ ساتھ تہدید بھی ہے — تخویف کی پردہ دار امید بھی ہے

اک آن میں خوف و رجا دونوں ہیں — ایک ساتھ فنا اور بقا دونوں ہیں

ہر صفحہ ہے رحمتِ خدا کی تصویر — ہر لفظ دعا ہے مدعا کی تصویر

اس رشتۂ محکم سے بقا ہے ہم کو — کیا نسخۂ کیمیا ملا ہے ہم کو

صورت ہے یہی خدا کی، قرآن کی قسم — ایمان مرا یہی ہے، ایمان کی قسم